اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ
ہر کو مرید سید گیسو دراز شد
واللہ خلاف نیست کہ او عشق باز شد
فوائد حضرت بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ
ماخوذ از مکتوبات
قطب الاقطاب حضرت سید محمد حسینی خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ
مرتبہ
محمد معشوق حسین خان سلطانی
SEERAT FOUNDATION, LAHORE
سیرت فاؤنڈیشن
سیرت فاؤنڈیشن ۔ لاہور

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ

ہر کو مرید سید گیسو دراز شد — واللہ خلاف نیست کہ او عشق باز شد

فوائدِ حضرت بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ

ماخوذ

از:- مکتوباتِ حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ

اُردو

مرتبہ

محمد معشوق حسین خان سلطانی

(فرزندہ نواب معشوق یار جنگ بہادر)

سیرت فاؤنڈیشن

اسلامی علوم وفنون کا تحقیقی واشاعتی ادارہ

۸۵۵- این، سمن آباد- لاہور

نام کتاب	:	فوائد حضرت خواجہ بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ (تلخیص مکتوبات حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ)
مصنف	:	حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز سید محمد حسینی چشتی رحمۃ اللہ علیہ
مرتبہ	:	محمد معشوق حسین خان سلطانی
مترجم	:	نواب معشوق یار جنگ بہادر
ناشر	:	سیرت فاؤنڈیشن ٥ لاہور
طابع	:	سرور قادری پرنٹرز ٥ لاہور
اشاعت	:	ربیع الثانی ۱۴۲۴ھ بمطابق جون ۲۰۰۳ء
تعداد	:	پانچ سو
قیمت	:	120 00

○

تقسیم کار

○ دربار بک شاپ - دربار مارکیٹ ۔ گنج بخش روڈ — لاہور

○ المعارف ________ گنج بخش روڈ — لاہور

○ ضیاء القرآن پبلی کیشنز ________ گنج بخش روڈ — لاہور

○ 〃 〃 〃 ________ اُردو بازار ____ کراچی

○ نظامی کُتب خانہ، دربار حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ ۔ پاکپتن شریف

فائدہ ۲۰[1]

ترکِ ہوائے نفس کے بیان میں

کوئی شخص اس وقت تک خدائے عزّوجلّ کا راستہ طے نہیں کر سکا ہے جب تک کہ اپنی ہستی و خواہشات میں گرفتار رہا ہے۔ جب ان سے نجات حاصل کی تب وصالِ محبوب کی راہ ملی ہے جو شخص اس مقصد سے کسی ایک کام میں مستغرق رہا وہی ایک اعتبار سے اپنی خواہشاتِ ہستی سے چند قدم پیچھے ہٹا ہے اور اس راہ میں چند قدم آگے بڑھا ہے، مگر ایک شخص ہے کہ اکثر اوقات بہترین احوال میں صرف کرتا ہے۔ اس کے حق میں اصطلاح صوفیہ کے بموجب ہوائے ہستی سے باہر آنا اس وقت تک نہ کہا جائے گا جب تک کہ وہمی نہیں بلکہ حقیقی طور پر اس گرفتاری سے باہر نہ نکل آئے اور یہ بات اس وقت تک نہیں آسکتی جب تک کہ اس نے کسی رہبر کی پیروی نہ کی ہو اور اس کے حکم پر نہ چلا ہو۔ میرے خواجہ[ع] رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ و السلام کا ارشاد ہے کہ جو شخص دو بار پیدا نہیں ہوا وہ ہرگز آسمانوں اور زمینوں کے ملکوت میں باریاب نہیں ہو سکتا۔ یہ دو ولادتیں درحقیقت یہ ہیں۔ ایک طبعی۔ دوسری حقیقی۔ طبعی وہ ہے جو انسان کی عادت جاریہ سے ہے - اور

---

[1] ماخوذ از مکتوب (۳۳) خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رضی اللہ تعالےٰ بجانب اخص مریدان چندیری و کالپی۔

[ع] حضرت خواجہ نصیر الدین محمود دہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔

حقیقی وہ ہے جس کو اس طرح سمجھو یعنی انسان بوجہ اس کے کہ
وہ بھی ایک حیوان ہے اور حیوانیت کے جذبات مثلاً غضب وغصہ وشہوات
نفسانی وغیرہ وغیرہ جو جانوروں کے صفات ہیں اس میں بھی پیدا کئے گئے ہیں اس کے
لئے ان کو روکنا، حدِ اعتدال میں رکھنا اور نفس کے لئے انھیں ترکِ مطلق کر کے خدا کے لئے
حسب ضرورت کام میں لانا ان صفات حیوانی سے باہر آنا ہے۔ یہی ولادتِ حقیقی
ہے۔ جب یہ ولادت نصیب ہوتی ہے۔ تب خدائے جلّ وعلیٰ کا وہ لطف جو
اخص خواص کے ساتھ مخصوص ہے اس پر بھی ظاہر ہوتا ہے۔

تمہیں جو حسن عطا کیا گیا ہے اس میں ایک حسنِ صورت ہے اور ایک حسنِ معنی۔
حسن صورت کو تم جانتے ہی ہو مگر حسنِ معنی اس وقت تک جلوہ گر نہیں ہوتا جب تک
کہ تم میں حسنِ صورت سے قطع نظر ملکوتی صفات بھی نہ ہوں جتنی حیوانی صفتیں ہیں وہ سب
زائل ہو گئی ہوں اور ملکوتی صفات باقی رہ گئی ہوں۔ جب تک چھلکا دور نہیں کیا جاتا
مغز نہیں ہاتھ آتا۔ صفاتِ حیوانی پوست کے مانند ہیں اور صفات ملکوتی مغز کے مانند
اس لئے حیوانیت کو دور کرنے کی ضرورت پڑتی ہے۔

ہر چیز کے خلاصہ کو ملکوت کہتے ہیں کہ ملکوت کلّ شی باطنہ
یعنی ہر شئے کا باطن اس کا ملکوت کہلاتا ہے۔ ولادت معنوی سے اسے ملکوت
کی راہ ملتی ہے یعنی جب تک کہ آدمی خسیس اور رذیل خواہشات کو ترک کر کے صفاتِ
حسنہ نہیں پیدا کرتا آسمانوں اور زمینوں کے خلاصہ تک جو ان کا باطن اور سرّ ہے رسائی
نہیں ہوتی حدیث شریف میں ہے کہ لولا الشیاطین یحومون۔ یرمون حول
قلب بنی آدم لینظروا الی ملکوت السمٰوت یعنی اگر شیاطین انسان کے قلب
میں خطرات اور رکیک ارادے نہ ڈالتے رہتے تو وہ آسمانوں کے خلاصہ اور باطن کو دیکھ
سکتا۔ خطرات وہواجس نفسانی خواہشات اور حیوانی آرزوؤں سے پیدا ہوتے ہیں۔ اگر